ملک شام میں انسانی زندگیاں داؤپر عالمِ اسلام کہاں ہے ؟

ملک شام کا قضیہ اس وقت دیگر عالمی قضایا کی وجہ سے کافی پس منظر میں جا چکا ہے اور نیز اس قضیے کو پس منظر میں لے جانے میں وہ عالمی قوتیں بھی کردار اداء کر رہی ہیں جو اپنے مفادات کے لیے وہاں انسانی زندگیوں کو داؤپر لگا چکی ہیں۔

حال ہی میں اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل کے سکریٹری برائے امورِ انسانی حقوق اور ہنگامی امداد کے امور کے رابطہ کار مارک لوکک نے انکشاف کیا ہے کہ شام میں 63 لاکھ افراد کو انسانی امداد کی فوری ضرورت ہے اور انہیں استثنائی طور پر شدید خطرات کا سامنا ہے۔ سلامتی کونسل کے اجلاس کے دوران لوکک نے واضح کیا کہ یہ افراد بنیادی ضرورت کی اشیاء اور خدمات کے محتاج ہیں۔ انہوں نے باور کرایا کہ تنازع اور انسانی حقوق کے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیوں کے جاری رہنے سے شام کے اندر بالخصوص مشرقی حصے میں شہریوں کے انسانی مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لوکک کے مطابق تقریبا 30 لاکھ شامی ابھی تک محصور علاقوں میں پھنسے ہوئے ہیں جن تک پہنچنا دشوار ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ مشرقی غوطہ کے علاقے پر فضائی حملے جاری رکھنے کے نتیجے میں امدادی سامان کے وہاں پہنچنے کے امکانات کم ہو گئے۔

شمالی شہروں میں خاص کر مرکزی شہر دیر الزور اور اس کے علاوہ میادین کا شہر اس وقت خاص طور سے انسانی لاشوں سے اَٹے ہوئے ہیں، وہاں شامی اور روسی افواج بے دریغ بمباری کر رہے ہیں جس نشانہ وہاں کے عوام بن رہے ہیں اور ان میں بھی زیادہ تر تعداد بوڑھے مردوں، چھوٹے بچوں اور صنف نازک خواتین کی ہے جو یا تو مجبوری کی وجہ سے اپنے گھروں میں رہ رہے تھے یا پھر ان کے گھر بھی بمباری کی وجہ سے مسمار ہو چکے اور وہ وہاں کی سڑکوں اور عام پبلک مقامات پر اپنے دن رات گزارنے پر مجبور ہیں۔

اقوام متحدہ جیسے ادارے کا تیس لاکھ افراد کو محصور بتانا اصل تعداد اور مسئلے کی سنگینی واضح کرنے کے لیے کافی ہے، اور اس وقت یہ سب کچھ وہاں کے مقامی صدر ایک خونخوار درندے بشار الاسد کی افواج اور اس کے ساتھ حلیفانہ کردار اداء کرنے والے روسیوں فوجیوں کے ہاتھوں انجام پا رہا ہے، اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے اس پوری صورتحال کو داعش کے خلاف کارروائی کا نام دیا جا رہا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کارروائیوں میں سب سے زیادہ نقصان عام شہریوں اور عام سنی مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔

شامی افواج کے جرائم میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال ایک مستقل ایسا جرم ہے کہ عالمی طاقتوں نے محض اس کے احتمال پر عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی تھی مگر تبصرہ نگار محققین کے مطابق شامی افواج اپنے ملک کے عوام اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے والوں پر کم از کم تیس بار کیمیائی ہتھیاروں سے حملہ کر چکا ہے اور دوسری طرف روس کا کردار یہ ہے کہ وہ اس بارے میں اقوام متحدہ

میں پیش کی جانے والی ان قرار دادوں کو جو شامی افواج کے خلاف ہوں، ویٹو کر رہا ہے جس کی وجہ سے شامی افواج کو مزید ظلم وستم کرنے اور انسانی جانوں سے کھیلنے کا موقع ہاتھ آرہا ہے اور کوئی بھی اس کے سامنے اس بارے میں رکاوٹ کھڑی کرنے والا نہیں ہے۔

ملک شام کی یہ صورت حال عالم اسلام کے لیے خصوصا بہت ہی عبرت انگیز ہے اور ان عالمی قوتوں پر بھروسہ کرنے یا ان کے ساتھ اپنے اندرونی وبیرونی اور امن وامان والے معاملات میں ساتھ ملانے کے خطرناک نتائج سے پوری طرح بھرپور ہے۔
عالم اسلام کے حکمران اگر ایسے مظالم پر چپ رہیں گے تو یہ عالم اسلام کے ساتھ بہت بڑی خیانت ہے، جس کے وبال سے بچنے کا راستہ یہ ہے کہ عامۃ المسلمین اپنی ذمہ داریاں اداء کرنے میں کوتاہی نہ کرے۔